12

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اِنّہٗ من سلیمان و اِنّہٗ

والی تونسہ شریف

۱۴۱۵ھ

حالات مبارکہ

خواجۂ اہلسنت معین المشائخ

حضرت خواجہ غلام معین الدین خان نظامی قدس سرہٗ

معین خاں وہ سپہر وفا کا بدر منیر
ہیں جس کے نور سے روشن دلوں کے کاشانے

اجمیری کتب خانہ، پیر پٹھان روڈ، ملتان
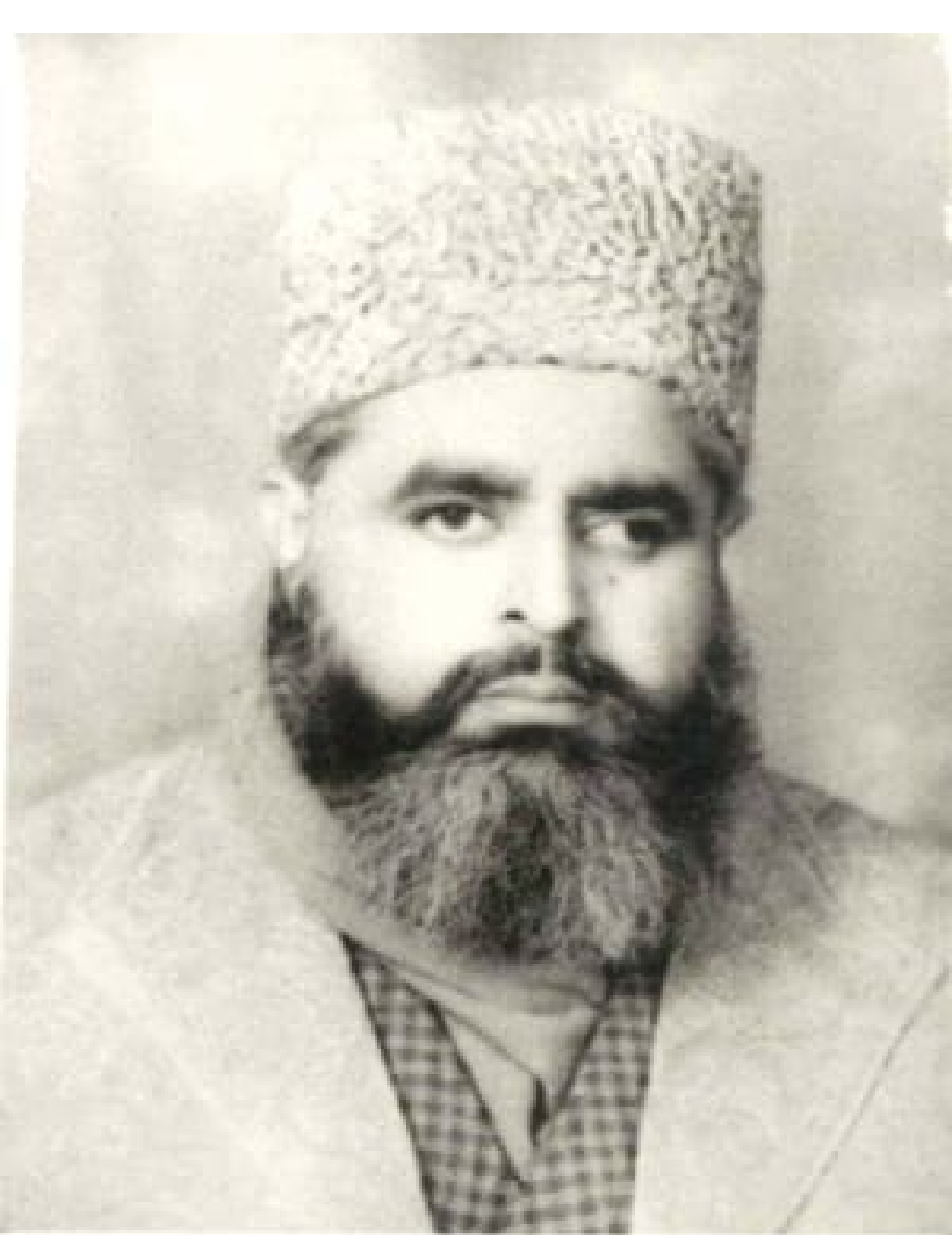
هو المعین

خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ غلام معین الدین خان نظامی قدس سرہ

کے حالات مبارکہ کا حسین گلدستہ

والئ تونسہ شریف

۱۴۱۵ھ

زیرِ سرپرستی: حضرت خواجہ غلام نظام الدین خان صاحب معینی
زیبِ آستانہ عالیہ۔ تونسہ شریف

حسب الارشاد: حضرت خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب معینی
رونقِ آستانہ عالیہ۔ تونسہ شریف

مرتبہ: ادیبِ اہلِ سنت شیخ غلام محمد راشد نظامی ایم اے عربی

مزینہ: مولوی محمد رمضان صاحب معینی تونسہ شریف

سِلسلہ چشتیہ نظامیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ عَلِیًّا فِیْ
دَرَجَاتِہٖ، حَسَنًا فِیْ صِفَاتِہٖ وَاحِدًا فِیْ تَجَلِّیَاتِہٖ اَبَا الْفَضْلِ
فِیْ اِفَادَتِہٖ، اِبْرَاھِیْمَ فِیْ تَسْلِیْمِہٖ، سَدِیْدَ الدِّیْنِ فِیْ
مَحَبَّتِہٖ، اَمِیْنَ الدِّیْنِ فِیْ شَرِیْعَتِہٖ عُلُوَّ الدِّیْنِ فِیْ مَعَارِجِہٖ
اَبَا اِسْحٰقَ فِیْ حَقِیْقَتِہٖ، قُدْوَۃَ الدِّیْنِ فِیْ رِسَالَتِہٖ، نَاصِرَ الدِّیْنِ
فِیْ وِلَایَتِہٖ، اَبَا یُوْسُفَ فِیْ وَجَاھَتِہٖ، مَوْدُوْدًا فِیْ خُلْقِہٖ
شَرِیْفًا فِیْ نَسَبِہٖ، مُقْتَدَیٰ اَھْلِ الْعِرْفَانِ فِیْ مَعْرِفَتِہٖ
مُعِیْنَ الدِّیْنِ فِیْ حَدِّ ذَاتِہٖ، قُطْبُ الدِّیْنِ فِیْ
اَحْکَامِہٖ، فَرِیْدَ الدِّیْنِ فِیْ اَنْوَارِہٖ نِظَامَ الدِّیْنِ
فِیْ اَسْرَارِہٖ، نَصِیْرَ الدِّیْنِ فِیْ اَبْرَارِہٖ، کَمَالَ الدِّیْنِ فِیْ
تَعْظِیْمِہٖ، سِرَاجَ الدِّیْنِ فِیْ اَحْنَابَتِہٖ، عِلْمَ الدِّیْنِ
فِیْ ھِدَایَتِہٖ، مَحْمُوْدًا فِیْ اَخْلَاقِہٖ، جَمَالَ الدِّیْنِ

فِیْ حَسَنَاتِہٖ، حَسَنًا فِیْ خَلْقِہٖ وَخُلُقِہٖ، مُحَمَّدًا فِیْ اَحْوَالِہٖ، یَحْیٰی فِیْ اِحْیَائِہٖ الْقُلُوْبَ، کَلِیْمَ اللّٰہِ فِی الْقُلُوْبِ نِظَامَ الدِّیْنِ فِیْ سِلْسِلَتِہٖ، مُحَمَّدَ فَخْرَ الدِّیْنِ فِیْ خُلُقِہٖ وَحُبِّہٖ نُوْرَ مُحَمَّدٍ فِی اَنْوَارِہٖ مُحَمَّدَ سُلَیْمَانَ فِیْ سَلْطَنَتِہٖ اَللّٰہ بخش، فِیْ کَرَمِہٖ مُحَمَّدَ محمود فی مقامہ وغلام نظام الدین فی ارضہ ومعین الدین فی اعانتہ اسلامہ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

منظوم سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

یارب از بہر نبی و شاہِ مرداں و حسن ― خواجہ عبد الواحد و خواجہ فضیلِ ذوالمنن

ابنِ ادھم شاہ سدید الدین امین الدین علو ― خواجہ بو اسحاق شامی واقف سرِّ علن

قدوۃ الدین بو محمد ناصر الدین قطب دیں ― شہ شریف و خواجہ عثمان و معین الدین حسن

قطب و مسعود و نظام الدین و محمود و کمال ― شہ سراج و علم دین شہ راجن و جمن حسن

شہ محمد شیخ یحیٰی شہ کلیم و شہ نظام ― فخر دیں نورِ محمد شاہِ سلیمان زمن

شاہِ اللہ بخش محمود المشائخ تونسوی ― پیر کامل شاہ نظام الدین میرِ انجمن

دائم تونسہ مقدس شاہ معین الدین خاں ― رحم فرما یا الٰہی از طفیلِ پنج تن

ہر غلام خواجگاں را عاقبت محمود باد
لطف فرما در دو عالم دور کن رنج و محن

دادا جان کے دِلبند بیٹے

از افادات

حضرت خواجہ نصر المحمود صاحب سجادہ نشین

دربار عالیہ تونسہ شریف

خلدِ آشیانی حضرت چاچا سائیں قبلہ رضی اللہ عنہ

غریب نواز حضور دادا جان علیہ رحمۃ والغفران

کے دِلبند بیٹے اور عاشق صادق تھے

اپنے شیخِ کامل رح کی جس طرح آپ نے غلامی کی اور

حضور رح نے جس طرح آپ کو انعامات و کمالات

سے نوازا وہ بس آپ کا ہی حصّہ تھا۔

ہمارے لئے تو آپ کی ذات

سرچشمۂ رحمت تھی اللہ پاک آپ کا فیضان ابدالآباد

تک جاری رکھے اور ہم آپ کی باطنی توجہ سے مالا مال ہوتے

رہیں۔ آمین۔

هو المعین

عشق کا پیغام جو سُن لے اُسی کے نام ہے

الحمد للہ القدیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ الکریم وعلیٰ اصحابہ الرّحیم وآلہ النعیم۔

خواجۂ خواجگان حضرت معین المشائخ والئ تونسہ شریف کے تیسرے عرس مبارک پہ آپ کی مبارک زندگی کا سوانحی خاکہ پیشِ خدمت ہے۔ اہلِ محبت جانتے ہیں حضرت کی ساری حیاتی اسوۂ حسنہ کا صحیح نمونہ اور اپنے مشائخ کبار کا روشن آئینہ تھی۔ اِس لئے تمام پیر بھائیوں کے لئے لازمی ہے کہ توحید الٰہی کے سرچشمہ سے ہمہ وقت سیراب ہوتے رہیں عشقِ رسالتمآب کیساتھ شریعتِ مقدّسہ کے ہر وقت سچّے پیروکار بنیں محبّین اسلام تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے جی جان سے فدائی ہوں۔ خاندانِ نبوّت اہلِ بیت عظام کی محبّت عزت و احترام کو جزوِ ایمان سمجھیں۔ یہی فوز و فلاح اور آخرت کی بھلائی

کار استہ ہے اس کے ساتھ ہی ہر اس جماعت کا ساتھ دیں جو پیارے پاکستان کا استحکام اور وطنِ عزیز میں نظامِ مصطفوی کے نفاذ کے لئے مخلصانہ جدوجہد کرے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے مشائخ کرام کے پاکیزہ حالات پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

نزیل مرکز نظامیان — خاکِ راہ اولیائے چشت

ملتان شریف ۱۰-۱۰-۱۴۱۵ھ — ابو سلیمان راشد نظامی عفی عنہ

یوسفِ مصری معین الدین خاںؒ

آج سے تقریباً چالیس سال پہلے حرمِ نبوی میں عرب و عجم کے قد آور علماء، مشائخ جمع تھے قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی میرِ محفل تھے سب کی نگاہوں کا مرکز پاکستانی نوجوان تھا۔ جسے خداوند کریم نے بے پناہ ظاہری حُسن اور معصوم سیرت سے مالا مال کر رکھا تھا اہلِ دل کہہ رہے تھے۔ "انسان ہے مگر نور کے سانچے میں ڈھلا ہے۔" مدینہ منورہ کے رَجُل رشید سیّد مسکین شاہ حجازی نے پوچھا۔ "یا سیّدی من ھذا۔" حضرت نے جواباً فرمایا: ھذا معینٌ للدین و ابوہٗ شیخ العٰلمین۔" ——— "یہ تھی دِل موہ شخصیّت حضرت خواجہ غلام معین الدین خان صاحب نظامی کی جنہوں نے سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے پلیٹ فارم سے مجاہدانہ سج دھج کے ساتھ اسلامی خدمات سر انجام دیں۔ جنہیں اہلِ محبّت

"سائیں پیر نظام" والیٔ تونسہ شریف سلطان سنگھڑ غریب نواز ثانی کے حسین القابوں سے یاد کر کے خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں ؎

الٰہی تا بود خورشید و ماہی
چراغِ چشتیاں را روشنائی

ولادت باسعادت: حضرت معین المشائخ ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ بروز اتوار بمطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء صدر المشائخ حضرت شاہ نظام الدین تونسوی محمودی سلیمانی رضی اللہ عنہ کے گھر متولد ہوئے۔ جدِّ امجد حضرت خواجہ محمد محمود رحیم چراغ تونسوی علیہ الرحمۃ تھے۔ اہلِ عرب کا فرمان ہے۔ "مَنْ سَعَدَ سُعِدَ فِی بَطْنِ اُمِّہٖ۔"
نیک بخت ماں کے شکم میں ہی سعادت مند ہوتا ہے اللہ پاک نے آپ کو من موہنی صورت عطا فرمائی تھی حضرت نظام بادشاہ فرمایا کرتے تھے۔ اولاد کو بنانا پڑتا ہے۔ ہمیں خداوند کریم نے بنا بنایا عطا فرمایا ہے۔ مجھے تو حضراتِ اعلیٰ

شاہ سلیمان کی شوکت کے جلو سے اور دادا سائیں حضرت ثانی کی کریمی اس کے چہرے بشرے سے دکھائی دیتی ہے جنہوں نے حضرت چراغ تونسوی قدس سرہٗ کی زیارت کی۔ وہ کہتے ہیں خواجہ رحیم کا رعب و دبدبہ آپ میں کمال درجہ کا پایا جاتا تھا چال ڈھال میں ہوبہو آپ کا عکس نظر آتے تھے۔ گولڑہ شریف کے شہزادے نے کیا پیاری بات تحریر کی ہے

معین خاں تیرا پیکر ہے پیکرِ محمود
تیرے جمال کو مانا ہے ایک دُنیا نے

تعلیم و تربیت: خاندانی روایت کے مطابق چار سال چار ماہ چار دن کی عمر میں بسم اللہ کرائی گئی۔

قرآن مجید کی تعلیم آپ نے دار العلوم محمودیہ کے استاد میاں جی اللہ بخش لغاری سے حاصل کی تجوید و قرآت استاد القراء حضرت مولانا قاری نواب دین صاحب چشتی سے پڑھی جو برّصغیر میں قرآت سبعہ کے امام مانے جاتے ہیں۔ فارسی اور

صرف ونحو کی کتابیں حضرت مولانا خالق داد تونسوی سے پڑھیں ایک ملاقات میں حضرت استادِ محترم نے فرمایا "خواجہ معین میرا پیرزادہ اور میرے دِل کا چین تھا سب سے بڑی خوبی آپ میں یہ تھی اپنے سبق کو وقت پر یاد کر لیا کرتے تھے" ادب واحترام تو آپکا خاندانی شیوہ تھا ہم سبق ساتھیوں سے آپکی وفاداری و فیاضی اپنی مثال آپ تھی خصوصاً آپ غریب طلبہ سے بے پناہ محبّت وایثار فرمایا کرتے تھے مریدین چاندی کے روپے آپ کو نذرپیش کرتے آپ غریب و مسافر دینی طلباء میں تقسیم کر دیتے سالہا سال آپ مجھ سے پڑھتے رہے، میں نے آپ کو مخلوق کا معین اور غریب پرور پایا۔ کاش لکھ پال کی عمر کچھ اور زیادہ ہوتی

دورہ حدیث شریف: علوم وفنون کی کتابیں مختلف اساتذۂ کرام سے پڑھیں اور آخری سال دورۂ حدیث شریف استاذ الاساتذہ حضرت مولانا

خان محمد چشتی صدر مدرس دارالعلوم محمودیہ سے پڑھا جو آپ کے جدِّ امجدّ حضرت خواجہ رحیم علیہ رحمۃ کی نگاہ کامل کے فیض یاب تھے حضرت فرمایا کرتے تھے خواجہ معین الدین شہزادے بظاہر ہمارے شاگرد ہیں مگر حقیقۃ" ہم نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے حدیث مصطفوی سے آپ کا عشق اور کمالِ ادب قرنِ اوّل کے مسلمانوں کی جھلک دیتا تھا۔ مَیں سمجھتا ہوں آپ کو قطبِ مدار حضرت نظام بادشاہ علیہ رحمۃ نے رُوحانی نعمت کا خزانہ بخشا ہوا ہے آج بھی حدیث پاک پڑھنے والے آپ [illegible] احقّا استفادہ کر سکتے ہیں آپ کے ہم سبق ساتھی مولانا قاضی عطا محمد خطیب بغلانی تو دورانِ تعلیم آپ سے اتنے متاثر ہوئے کہ مُرید ہو کے سُکون پالیا۔ غرض چھوٹی سی عمر میں آپ نے دینی علوم کی تکمیل فرمائی اور علم وادب میں نمایاں مقام پایا امام اہلسنت علاّمہ السیّد احمد سعید کاظمی محدّث ملتانی علیہ رحمۃ نے مجھ سے خود فرمایا۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے مشائخ سے

ملا ہوں مگر حضرت معین سائیں علم و فضل میں اعلیٰ مقام کے مالک ہیں معلومات پختہ اور حدیث شریف سے محبّت قابلِ رشک ہے۔"

حجاب اُٹھ گئے : علم ظاہری کو اگر مرشدِ کامل صیقل نہ کرے تو بجائے نفع کے نقصان دیتا ہے عارف رُومیؒ کا فرمان ہے

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم ؎ تا غلامِ شمس تبریزیؒ نہ شُد

حضرت معین المشائخؒ نے جوں ہی ظاہری علم مکمل کیا آپ کو حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کے سجادہ نشین حضرت میاں محمود بخش مہاروی کے سُپرد کر دیا گیا آپ نے توجّہ بھی فرمائی اور مرید بھی بنایا چلہ بھی کرایا اور آستانِ مقدس کی جاروب کشی بھی اور ساتھ ہی کہلا بھیجا ہم نے مُرید کیا اور مراد و محبوب آپ نے بنانا ہے بس ایک چنگاری کی ضرورت تھی دیگ سلیمانی کے حقیقی وارث حضرت نظام بادشاہ

کہ ایک ہی نگاہ ناز کے وار نے آپ کو معین المشائخ اور محبوب زمانہ بنا دیا بیشک

عہ این کار از تو آید مرداں چنیں کنند

پیکر مہر و محبت: صدر المشائخ حضرت نظام بادشاہ تولسنوی قدس سرہٗ نے نہ صرف خلافت سے نوازا بلکہ آپ کو دنیائے عشق و محبت کا نیّرِ تاباں بنا دیا خلافت کا تاج بھی پہنایا اور مخلوق خدا کی خدمت کے لئے آپ کو سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا۔ جاؤ معین! خدا تمہارا معین و مددگار رہو۔ اہلِ محبت فرماتے ہیں۔ عرب والوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا عجم والوں نے دیدہ و دل فرشِ راہ کئے۔ آپ کبھی مشرق میں ہیں کبھی مغرب میں کبھی ر مکا کے مسلمانوں کے فیصلے سنا رہے ہیں کبھی دو جہاں کے غریب لوگوں کی دلجوئی میں مصروف ہیں۔ جب آپ پہلی مرتبہ غوثِ زماں

حضرت خواجہ شاہ محمد سُلیمان قدس سرہٗ کی جائے پیدائش گڑگوجی شریف تشریف لے گئے تو مسلمانانِ کوہ سلیمان نے آپ کا وہ پُر تپاک تاریخی استقبال کیا جسے بلوچستان کا تاریخ دان ہمیشہ یاد رکھے گا۔

آپ کے رفیق خاص اور محبّ صادق بحر العلوم علاّمہ محمّد یوسف صاحب تونسوی بیان کرتے ہیں۔ اس تمام جاہ و جلال اور یادگار استقبال خُداداد حشمت و شوکت نے آپ کو مرعوب نہیں کیا آپ کی ایک ہی تمنّا تھی یا رب العالمین! بطفیلِ رحمۃ العالمین ؎

خرد کی گتھیاں سُلجھا چکا ہوں
میرے مَولا مجھے صاحب جنوں کر

محبوب الخلائق: علاّمہ امیر احمد ہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند بیان کرتے ہیں کہ بڑے حضرت نظام بادشاہ سائیں فرمایا کرتے تھے فخر میرا

محبوب اور معین میرا محبِ صادق ہے بے شک خواجہ فخرِ جہاں نے تو محبوب بن کر منزل پالی محبّ صادق کے لئے تو پُرخار وادی تھی۔ علّامہ اقبال نے ترجمانی فرمائی ہے ؎

یہ شہادت گہہ اُلفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مُسلماں ہونا

باوثوق پیر بھائی روایت کرتے تھے محبِ صادق نے جب جوش جوانمردی سے ہوش کے ساتھ سلوک کی منزلیں طے فرمائیں تو خدا نے آپ کو محبوب الخلائق بنا دیا ہر کسی سے پیار و محبت کرنا آپ کا وطیرہ بن گیا مخلوق خدا دیوانہ وار آئی" اپنے پرائے پروانہ بن کے چراغ سلیمانی پہ جان قربان کرنے پر تُل گئے مسلمان تو مسلمان ہزارہا غیر مسلم بھی آپ کے ارادتمندوں میں نظر آتے ہیں آپ نے ایک بار فرمایا ہمارا کسی سے جھگڑا نہیں ہم تو چاہتے ہیں محمّد عربی صلّی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اسلام کی

بنیاد پر قرآنی قانون کے نفاذ کے لئے یک جا ہو جائیں تاکہ
دنیا میں نظامِ مصطفوی کی برکتوں سے مالا مال ہوں اور آخرت
بھی سنور جائے۔ جماعت اہلسنت کے ممتاز بزرگ عالم
دین مولانا ضیاء الحامدی نقشبندی مجددی نے بتایا آپ کی
دِل موہ باتوں نے آپ کو صرف محبوب نہیں بلکہ محسن
اسلامیاں بھی بنا دیا میرے علم میں بے شمار لوگ ہیں
جو آپ کے ہاتھ مبارک پر دولتِ اسلام سے بہرہ ور ہوگئے
جماعت اہلِ سنت کے

بڑے پیر صاحب: ممتاز خطیب مولانا عبدالعزیز
قطبی نے کہا تبلیغِ دین کے لئے نگر نگر پھرتا ہوں بے شمار
اللہ والوں کی زیارت کی ہے جن کو لوگ زمانے کا قطب
اور شیخ الاسلام کہتے ہیں" کا اندر باہر دیکھا ہے حلفیہ
عرض کر رہا ہوں حضرت خواجہ معین سائیں سب پیروں
میں بڑے پیر صاحب تھے آپ کو خداوند تعالےٰ نے بیشمار

اوصاف سے نوازا تھا سب سے بڑی خوبی آپ کی شریعت مقدسہ کی پیروکاری اور اللہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت تھی خدا کرے تا قیامت یہ خوبیاں ہمارے حضرات میں قائم و دائم رہیں۔

مجاہدِ اعظم: دیوبندی مکتبِ فکر کے ممتاز عالمِ دین مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کے شعبۂ افتاء کے صدر مفتی منظور احمد صاحب تونسوی تحریر کرتے ہیں ہمارے ہاں مشائخ کرام کے معاملہ میں بڑی احتیاط کی جاتی ہے کیونکہ رہزنوں نے بھی لوٹ مار کے لئے خضری لباس پہنا ہوا ہے مگر خدا گواہ ہے تونسہ شریف کے مشائخ حضرات کے لئے ہمارے اکابر کے دل کشادہ ہیں حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی علیہ رحمتہ کی زیارت کی ہے وہ جماعت ابرار کے سردار دِکھائی دیتے تھے پھر حضرت کے شہزادے خواجہ معین الدین مرحوم نے

تو کمال کہہ دیا ساری زندگی اشاعتِ اسلام کے لئے وقف فرمادی ملک کے مطلق العنان سربراہ جنرل ضیاء کو مُنہ پہ کہہ دیا آپ کیا اسلام لائیں گے آپ کا چہرہ سُنّتِ نبوی سے محروم ہے آپ کے اہل وعیال شرعی پردہ کا مذاق اُڑا رہے ہیں۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ جابر سلطان کو حق کی بات کہنا سب سے بڑا جہاد ہے اس لحاظ سے آپ کو مجاہدِ اعظم کی شان بھی مِلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مقام عطا کرے

مخلوقِ خدا کی خِدمت: بزرگانِ دین لکھتے ہیں۔ قربِ الٰہی کے دس راستے ہیں سب سے آسان راستہ اللہ پاک کی پیاری مخلوق کی خدمت ہے حضرت معین المشائخ علیہ رحمۃ بھی اپنے پاکیزہ خصلت آباء واجداد کی طرح ایسے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیتے تھے۔ جس نے جو مانگا پیش

کہ دیا انکار بالکل نہیں کسی کو رہائش کے لئے پلاٹ بخش رہے ہیں کسی کو مکان بنانے کے لئے رقم کی امداد دی جا رہی ہے۔ بے سہاروں کو مالی سہارا دے رہے ہیں یتیم خانوں میں چندہ دیا جا رہا ہے مدارس عربیہ کو رقم اور گندم سے نواز رہے ہیں بے کسوں اور بیوگان کے وظیفے مقرر فرما رہے ہیں غرض کہ صبح و شام یہی کام خندہ پیشانی سے خدمت خلق کا فریضہ سر انجام دیا جا رہا ہے۔ زندگی بھر یہ سلسلۂ خیر چلایا مگر ایسی خاموشی سے کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوئی۔ خطیبِ اہل سنت مولانا قاری نذر حسین سروری نے بتایا۔ حضرت نے مجھے حدیث پاک کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف عطا فرمائی۔ آج اسکی برکت سے پوری دنیا میں تبلیغِ اسلام کر رہا ہوں۔

مُرشد کا میخانہ : سلسلۂ نقشبندیہ کے معروف بزرگ حضرت میاں جی نور احمد صاحب غازی گھاٹ والے بیان کرتے ہیں ہر شیخ کا اپنا دور اور اسکی ترجیحات ہوتی ہیں ہمارے زمانے میں حضرت نظام سائیں رُوحانیت کے شاہباز بہت بُلند پرواز تھے مگر خواجہ معین سائیں کے کیا کہنے ـــ! کروڑوں مسلمانوں کے پیر خانہ بھاری اکثریت سے کامیاب رکن قومی اسمبلی صبح وشام زائرین کی گھما گھمی مَیں نے عرض کیا حضرت تخلیہ بخشیئے ۔ تنہائی میں آپ نے فرمایا حکم ! اب اللہ اللہ کا مزہ چکھائیے !
آپ کی آنکھوں سے آنسو کی جھڑی لگ گئی فرمایا :
حافظ صاحب ،
علم اللہ اللہ کا مزہ مرشد کے میخانہ میں ہے ۔

دنیا والے آتے ہیں دنیا داری کے لئے کسی کو کوئی غم ہے کسی کو کوئی درد، کاش ان کو دین کا درد ہوتا محبت محبوب ہوتی۔ اللہ اللہ کرنے اور سیکھنے سے عشق ہوتا پھر تو دارین کی کامیابی ہی کامیابی تھی۔ آخر میں آپ نے خاص توجہ سے نوازا اور ڈھیر ساری دُعائیں مرحمت فرمائیں۔

ع خدا رحمت کند بر عاشقانِ پاک طینت را

فیض عام! جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مُبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو اپنا دوست بناتا ہے تو منادی ہوتی ہے لوگو فلاں بندے کو ہم نے اپنا دوست بنا لیا ہے تم بھی اسے اپنا دوست بنالو۔ حضرت صدر المشائخ رح کے وصال شریف کے بعد یہاں بھی محبوبیت عطا فرمائی گئی۔ بندگانِ خدا اس قدر آپ سے فیض یاب ہوئے جس کی نہ حد نہ شمار قطار در قطار

دیوانہ وار دنیا آئی مُرید ہوئی اور دلی مُراد پاتی گئی۔

ایک بار کراچی کے نامور عالمِ دین اور شرح مسلم شریف کے مرتّین مولانا محمد ابراہیم صاحب نقشبندی زیارت کے لئے آئے مزاراتِ مقدسہ پر حاضری دی۔ پھر مختلف بزرگوں کی خدمت میں گئے جناب حضرت معین المشائخ گرم کوٹھے میں تشریف فرما تھے مخلوق کی بھیڑ بھاڑ اور دیوانگی دیکھ کر ہکّا بکّا رہ گئے پوچھا یہ کیا رش ہے۔ انہیں بتایا گیا۔ حضرت رونق فرما ہیں۔ بولا بہت سے حضرات کو تو میں بھی مل آیا ہوں مگر یہاں والی کشش اور کہیں نہیں دکھائی دی۔ شاید خواجہ ادھر ہی جلوہ مار رہا ہے۔

جذبۂ جہاد : مومن کامل کے لئے جہاد تو ایک مذہبی فریضہ ہے مگر آپ کو مجاہدانہ آن بان سے عشق تھا۔ جب ۱۹۶۴ء میں بھارتی بھگوڑوں

نے رات کے اندھیرے میں نہتے مسلمانوں پر حملہ کیا تو آپ کو ایک پل چین نہ آیا مجاہدین کو خوراک وادویات پہنچائیں سنت نبوی کے مطابق ان کے لئے فنڈ جمع کرایا اور پورے ملک میں مریدین کو خصوصی مراسلہ جاری فرمایا "پیارے مسلمان بھائیو جہاد فرض ہو چکا ہے مار آئے تو غازی، مارے گئے تو شہید کا اعزاز ملے گا۔ قدم بڑھاؤ اللہ کی فتح و نصرت اولیاء اللہ کی امداد واعانت تمہارے ساتھ ہے۔ کامیابی وکامرانی تمہارے قدم چومے گی۔ فوج کے ذمہ داران افسران نے آپ کے جوش و ولولہ اور غیرتِ ایمانی کا بھرپور الفاظ میں شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ایسے پیروں کی برکت سے پاکستان محفوظ ہے اور محفوظ رہے گا۔

ناموس رسالت : ناموسِ رسالت کے تحفظ

آپ فرمایا کرتے تھے

کے لئے معین کی ایک جان کیا ہے؟ ہزاروں جانیں ہوتی تو قربان ہوتیں ۵۳ء کی تحریکِ ختم نبوت کے موقعہ پر آپ کا بھرپور شباب تھا۔ عشق و محبت سے سرشار ہو کر نہ فقط حصّہ لیا بلکہ جلسوں اور جلوسوں کی بہادرانہ قیادت فرمائی قید و بند کی سُنت بھی پوری ہوئی اور مقدس تحریک کو تازہ خون سے بھی سیراب کیا اسی طرح ۷۴ء کی کامیاب تحریک ختمِ نبوت میں انتہائی تدبر اور جوانمردی سے کام کیا۔ پورے ملک کے مسلمانوں نے آپ کی سیادت و قیادت کو ہدیۂ تبریک پیش کیا مجاہدِ ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی نے جلسۂ عام میں فرمایا حضرت خواجہ صاحب ہمارے وفادار ساتھی ہیں ان کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اُنہوں نے دونوں مرتبہ بہادری سے تحریکِ ختمِ نبوت میں قیادت فرمائی اور آنجہانی مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا چولا چاک چاک کر کے رکھ دیا۔

آپ نے اپنے لاکھوں متوسلین کو مبارکباد کی چھٹی جاری کرتے ہوئے فرمایا۔

"آستانہ عالیہ تونسہ شریف کے نام لیواؤں کو بڑھ چڑھ کر مسرت حاصل ہوگی۔

★ پردادا سائیں حضرت خواجہ کریم تونسوی رح کی جدوجہد رنگ لائی۔

★ دادا سائیں حضرت رحیم چراغ تونسوی رح کا تبلیغی گھیراؤ کامیاب ہوا۔

★ حضرت بابا سائیں خواجہ نعیم تونسوی علیہ کی سول نافرمانی اور انتھک قربانی کو کامیابی ملی۔ آپ اکثر پڑھا کرتے تھے۔

محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر مال اور اولاد سے پیارا

نعرۂ مستانہ: پیرانِ تونسہ شریف نے اشاعتِ اسلام کے لئے جو نمایاں خدمات سرانجام دیں وہ ہماری اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہیں مگر حضرت معین المشائخ نے جس دِل موہ انداز میں اسلامی قانونی کارنامے سرانجام دیئے اس سے تو اور چار چاند لگ گئے۔ ملک کے اعلیٰ ترین قانون ساز اِدارہ میں تو ہلچل مچ گئی،

ع کس شیر کی آمد ہے کہ رَن کانپ رہا ہے

جنرل ضیاء تقریر کر رہے ہیں، اراکینِ اسمبلی ہمہ تن گوش ہیں۔ آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا بس کیجئے مسٹر صدر! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری نے نعرہ لگایا۔ شاہ تُراب الحق عثمانی نوری شاہ بلیغ الدین جان وار

رہے ہیں پیر محمد اشرف ۔ جاوید ہاشمی ۔ میر بلخ شیر مزاری نے قدم آگے چومے مولانا معین الدین لکھوی صاحبزادہ نور حسن تنگھیروی مولانا سمیع الحق نے مبارکباد دیتے ہوئے کہا :

"حضرت آپ بازی جیت گئے"

نکل جاتی ہو سچی بات جس کے منہ سے مستی میں
فقیہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا

غرض کہ اسمبلی کا ریکارڈ گواہ ہے آپ نے لمحہ لمحہ قیمتی اور قوم کی امانت سمجھتے ہوئے اسے بامقصد گزارا اور نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی جدوجہد میں ایسے متحرک رہے کہ آنیوالی نسلیں دعائیں دیں گی۔

سراپا اوصاف : اللہ پاک نے بے پناہ خوبیوں سے آپ کو نوازا تھا جو اس مختصر مقالہ میں

سپردِ قلم نہیں کی جا سکتیں انشاء اللہ تفصیل سے سیرتِ مبارکہ میں تحریر کی جائیں گی۔ نماز باجماعت کے پابند احکامِ شرعیہ کے شیدائی انسانیت کے ہمدرد و غمخوار حسنِ اخلاق کے پیکر علم و حکمت کی دولت سے مالا مال خدا ترسی اور فیاضی آپ میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی چہرہ ایسا تھا انسان دیکھتا رہ جائے انہی اَن گنت اوصاف کی بناء پر معاصرین نہ فقط آپ سے متاثر تھے بلکہ عقیدت مندانہ جذبات رکھتے تھے۔ حضرت متولئ اعظم اجمیر شریف تو آپ کے جی جان سے فدائی تھے حضرت دیوان صاحب قربان قربان دکھائی دیتے۔ حضرت قبلۂ عالم رح کے سجادہ نشین کو تو آپ سے کمال کا عشق تھا حاجی پور شریف کوٹ مٹھن والے آپ کی میٹھی میٹھی باتوں کے دیوانے تھے۔ پیر سیال لجپال تو آپ کی غلامی کو سعادتِ دارین تصوّر کرتے تھے۔ غرض کہ گولڑہ شریف ہو یا

جلالپور مکھڈ شریف ہو یا لسال شریف ہر جگہ حضرت پیر پٹھان رح کا سکہ چلتا ہے۔ تذکرہ نویس لکھتے ہیں برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کی کوئی ایسی درگاہ نہیں جو بالواسطہ یا بلا واسطہ حضرت اعلیٰ تونسوی سے فیض یاب نہ ہو زائر حرمین شریفین الحاج مولانا عاشق رسول غوثوی طری والے بیان کرتے ہیں عرب شریف کا کوئی شہر ایسا نہیں جہاں غوث زماں حضرت پیر پٹھان علیہ رحمۃ کے نام لیوا نہ پائے جاتے ہوں۔ انہی اوصاف کی بنیاد پر قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ نے فرمایا بحمد اللہ میں قادری ہوں اور نقشبندی بھی مگر آستانہ عالیہ تونسہ شریف سے بھی وابستہ ہوں اور مستفاد بھی، جمعیت علماء پاکستان جو ہر جابر و ظالم بادشاہ سے ٹکرا رہی ہے مشائخ تونسہ شریف کا مشن اور نصب العین ہے اور ہمارا عہد ہے

عمر بنی کے عشق کا رستہ دکھا کے چھوڑیں گے۔

خصوصیات حضرت معین المشائخ نوراللہ مرقدہٗ

* حضرت خواجہ غریب نوازؒ اجمیری نے بشارت فرمائی یہ ہمارا ہے اس کا نام ہمارے نام پر رکھنا۔
* اپنے مشائخ کرام کی تکمیلِ تمنا کے لئے کروڑوں کی جائیداد وقف کر کے پہلی عید گاہ بنائی۔
* دو سو سالہ اپنے مشائخ کی روایات کا نمونہ بن کے "دھج دار پیر پٹھانؒ کہلائے۔
* ۶ مرتبہ حج شریف کی سعادت پائی اور سینکڑوں عمرے ادا فرمائے۔
* تونسہ شریف میں پہلی مرتبہ سلطان الہندؒ کانفرنس میں قائد نورانی کے خطاب کی صدارت فرمائی۔
* قومی سیٹ پر پہلی مرتبہ کھڑے ہوئے منصورہ والوں کو تہس نہس کر کے بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

دلدارِ نعیمی و وفادار نظامی

بسم اللہ دلم والہ و سرشار نظامی — گویم چہ سخن حضرتِ سرکارِ نظامی
آں گوہرِ یکتائے پُر انوارِ نظامی — واہ بحرِ کرم رونقِ دربارِ نظامی
آن خواجہ معین ماہِ درخشندۂ تونسہ — چہ مہر مبیں سیّد ابرارِ نظامی
لختِ جگرِ غوث زماں پیرِ نظامِ — آں شمع فرا زندۂ انوارِ نظامی
محبوبِ سلیمانی کریمی و رحیمی — دلدار نعیمی و وفادار نظامی
بر جُبّۂ آں شاہ عجب لمعہ نورانی — گفتار چہ گفتار طرحدار نظامی
واہ مرشدِ ذیشان ابوالفیض محدّث — در دانۂ از قلزم ذخّار نظامی
زیں دارِ فنا سوئے بقا رفت اگرچہ — از دِل نرود صورت دلدار نظامی
آہ پیکرِ الطاف و عطا مہر و وفا رفت — دریافتہ محمود آں سردار نظامی

از شانِ کریمی چہ بعید است کہ حافظ
گویند تراشاہاں قلمکار نظامی

از مخدوم الشعراء حضرت حافظ چشتی تونسوی مقیم لبسال شریف

آئینۂ نورانی جلد دوم خانم سلیمانی المعروف
سیرت محمود رح
۶۵ سال کے بعد دوبارہ زیرِ طباعت
ذکر خیر : خواجۂ راستان شاہ محمد سلیمان تونسوی رح
ملفوظات : حضرت ثانی خواجہ کریم تونسوی رح
حالات مبارکہ : حضرت خواجہ رحیم چراغ تونسوی رح
تکملہ شریف : صدر المشائخ حضرت نظام بادشاہ تونسوی رح
تبرک فخریہ : فخرِ ملت، فخرِ دیں فخرِ جہاں
تتمۂ نفیس : حضرت معین المشائخ والی تونسہ شریف
اعلیٰ کتابت نفیس کاغذ، عکسی چھپائی ۔ مجلد ریگزین
ہدیہ روحانی ۱۰۱/= روپے
ملنے کا پتہ : اجمیری کتب خانہ، پیر پٹھان رح روڈ، ملتان